

توحید

(اللّٰهُ تَعَالٰی کا اپنے بندوں پر سب سے بڑا حق)

کیا ہمارے زمانے میں توحیدیان کرنے کی ضرورت نہیں؟

توحید اور اس کے منافی امور یعنی مختلف قسم کی شرکیات کا علم حاصل کرنا فرض ہے تاکہ توحید کو اپنا کر شرک سے بچا جاسکے۔ اور اس کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے بلکہ فی زمانہ جب اسلام کے نام پر ہی شرک و بدعتات کو فروغ دیا جا رہا ہے تو ایسے معاشرے میں اشد ضرورت ہے کہ اسے ہر پل مکمل وضاحت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ بہت سے داعیان اسلام دین کے مختلف شعبوں اور اخلاقیات وغیرہ کی دعوت تودیتے ہیں لیکن جو دین کی اساس ہے اور جس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا یعنی توحید الہی کا بیان اور شرک کی مذمت نہیں کرتے بلکہ اکثر تخدوں میں ملوث ہوتے اور اس کے داعی ہوتے ہیں۔

توحید کی تعلیم واجب ہے اور یہی انسان پر سب سے اہم واجب ہے

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ (محمد: ۱۹)

"سو (اے نبی ﷺ) آپ جان لیں اور اس بات کا علم حاصل کریں کہ بیک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں"

توحید کی اہمیت

خلوق کو پیدا کرنے کی حکمت عبادت و توحید ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّاً وَالْإِنْسَاً لِأَنْ يَعْبُدُونَ (الذاريات: ۵۶)

"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں"

انیاء کرام ﷺ کی سب سے پہلی دعوت توحید تھی

لَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

(التحلیل: ۳۶)

"ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کر (نوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو"

رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا معاذؑ کو یمن کی جانب دعوت دین کے لیے روانہ فرمایا تو نصیحت کی کہ: "تم ایک اہل کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو انہیں سب سے پہلے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جانب دعوت دینا، اگر وہ تمہاری اس میں اطاعت کر لیں پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔" (صحیح بخاری 1395، صحیح مسلم 21)

اور یہی نبوی بہادیت تمام داعیان اسلام کے لیے بھی ہے۔
توحید دین و ملت کی بنیاد ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا
فَاعْبُدُونَ (الأَنْبِيَاء: ۴۵)

"آپ ﷺ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ
میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو"

توحید میں خلل کے سب اعمال کا شائع ہوتا

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَ عَمَلُكَ
وَلَكُنُوكَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الزمر: ۶۵)

"اور بالاشارة یقیناً آپ کی طرف وحی کی اور ان (رسولوں) کی طرف بھی جو آپ سے
پہلے تھے کہ بالاشارة اگر آپ نے بھی (بفرض محل) شرک کیا تو یقیناً آپ کا عمل ضرور
شائع ہو جائے گا اور آپ ضرور بالضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے"

توحید میں خلل کے سب مغفرت سے محرومی

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
(النساء: ۴۸)

"بے شک اللہ اس (گناہ) کو نہیں بختا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا
(اور گناہ) جس کو چاہے معاف فرمادیتا ہے"

توحید میں خلل کے سب جنت سے بھیشہ کی محرومی

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجُنَاحَ وَمَأْوَاهُ النَّارِ وَمَا
لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (المائدۃ: ۷۲)

"بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو بھی اللہ کے ساتھ شریک بنائے ہو یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ
نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا آتش جہنم ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد
کرنے والے نہیں"

توحید کے فضائل

گناہوں کی مغفرت

میراث

~2~

توحید کا تعارف توحید کی تعریف

لغوی معنی: لغوی اعتبار سے توحید مصادر ہے "وحد یوحد" کا لیعنی کسی چیز کو ایک قرار دینا۔

اور یہ بنا فی واثبات کے مکمل نہیں ہو سکتا۔ جس کی توحید کی جا رہی ہے اس کے سواتھ

سے اس کی لغوی اور صرف اور صرف اسی ذات، روایت، عبادت اور اسماء (ناموں) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، تو میں اسی کے مثل مغفرت کے ساتھ اس سے

مولوں گا۔ (صحیح مسلم 2690)

کے شرک کو ترک کرنا"

توحید کی اقسام

توحید کی تین اقسام ہیں:

1- توحید روایت 2- توحید الوجہت 3- توحید اسماء و صفات

توحید روایت

اللہ تعالیٰ کو اس کے خالق، مالک، رازق، رب، حاجت رو اور مشکل کشا ہونے میں پیاس کرت غیرے اکیلانا توحید روایت ہے۔

اللَّهُ خَالِقٌ كُلُّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكَبِيلٌ (الزمر: ۶۲)

"اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور ہی ہر چیز کا کار ساز ہے"

فُلَ اللَّهُمَّ مَا لِكَ الْمُلْكُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتَعْزِيزُ مَنْ تَشَاءُ وَتَذْلِيلُ مَنْ تَشَاءُ يَبْدِيكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (آل عمران: ۲۶)

"آپ کہہ دیجئے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو مجھے چاہے بادشاہی دے جس سے چاہے سلطنت چین لے تو مجھے چاہے عزت دے اور مجھے چاہے ذلت دے،

تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں بیٹک تو ہر چیز پر قادر ہے"

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيَنْزِلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا (غافر: ۱۳)

"وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے"

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الفاطحة: ۱)

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے"

أَمَّنْ يُجْهِبُ الْمُضْطَرُ إِذَا دَعَاهُ وَيَنْثِفُ السُّوْرَةَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ

(النساء: ۴۸)

"بے شک اللہ اس (گناہ) کو نہیں بخش کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا (اور گناہ) جس کو چاہے معاف فرمادیتا ہے"

اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں: "جو مجھ سے زمین بھر گناہوں کے ساتھ ملا لیکن

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، تو میں اسی کے مثل مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا۔" (صحیح مسلم 2690)

امن و بدایت کا حصول

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلِبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ (الأنعام: ۸۴)

"جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کی ملاوٹ نہیں کی۔ ایسون ہی کے لئے امن ہے اور وہی بدایت پر ہیں"

خلافت، نفاذ شریعت، امن و امان اور وحدت امت کی ضمانت توحید ہی سے ممکن ہے

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلَفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَإِنَّمَا كَثَرُوا لَهُمْ دِيَنُهُمُ الَّذِي أَرَضَنِي لَهُمْ وَلَيَبْدِلَنَّهُمْ مَنْ بَعْدَ حَوْفَهُمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: ۵۵)

"تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرمادیکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان

سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرمادیکا ہے اور ان کے خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا، (بشر طیک) وہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ

شہر ائم۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشرکی اور کفر کریں وہ یقیناً فاسد ہیں"

تَوْحِيدُ مُحَكَّمٍ مُعِيشَةٍ اُورَامِنَ عَادِمَ كِيَاضَانِ میں

فَلَيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ، الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ حَوْفٍ (قریش: ۴-۳)

"پس انہیں چاہیے کہ اس گھر (بیت اللہ) کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں

بھوک میں کھانا کھلایا، اور خوف سے امن بخشنا"

"مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قاتل کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور اگر وہ اس کا اقرار کر لیں تو وہ مجھ سے لپی جانیں اور مال بچائیں گے مگر (جو) اس کا (شرعی) حق (بنا ہو اس) کے ساتھ، اور ان کا باقی حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے" (البخاری "الجهاد و السیر": ۲۷۸۶، مسلم "الإيمان": ۶۱)

توحید الوہیت

توحید الوہیت یا عبادت کا معنی ہے کہ انسان کی تمام عبادتیں بلا شرکت غیرے خالصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ﴿النساء: ۳۶﴾

"اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو" اللہ تعالیٰ نے توحید الوہیت کو بطور توحید الوہیت کی دلیل کے پیش فرمایا ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ اکیلا خالق، مالک، رازق و رب ہے تو پھر شرک سے پاک عبادت کا بھی وہی اکیلا مستحق ہے۔

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكَبِيلٌ ﴿الأنعام: ۱۰۲﴾

"یہ ہے اللہ تعالیٰ تمہارا رب! اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کار ساز ہے"

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ، الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بَنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿البقرة: ۲۲، ۲۱﴾

"اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بجا ہے۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو بھیت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جانے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو"

کیونکہ اصل مطلوب توحید عبادت ہے

سیدنا ناس بن مالک رض فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ ہمیشہ صبح سوریے دشمن پر حملہ آور ہوتے تھے۔ آپ صبح کی اذان کے انتظار میں بیٹھتے

الأَرْضَ إِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿العنکبوت: ۶۲﴾" بے کس کی پہلی کو جب کہ وہ پہلے، کون قول کر کے حقیقت کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بتاتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبدو ہے؟ تم بہت کم فتحت و عبرت حاصل کرتے ہو"

وَإِنْ يَمْسِسْكَ اللَّهُ بِضَرٍٍ فَلَا كَاشِفٌ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَأْدٌ لِفَضْلِهِ يُوصِيُّ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّاجِيمُ ﴿یوسف: ۱۰۷﴾

"اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی بیثانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نجماور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے"

الغرض اللہ تعالیٰ کو اس کے افعال میں اکیلاما نا توحید روہیت ہے۔ یہ ایسی توحید ہے جس کا اقرار مشرکین تک کیا کرتے تھے:

فُلَّ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمَعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيَّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقْلُ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿یوسف: ۳۱﴾

"کہو! (اے محمد ﷺ): "کون تمہیں آسمان و زمین سے رزق مہیا کرتا ہے؟ یا کون تمہاری سماعت و بصارت کا مالک ہے؟ اور جو مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردے کو؟ اور کون تمام امور کی تدبیر کرتا ہے؟ تو وہ (مشرکین عرب) کہیں گے کہ ایسا تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ آپ کہیں کہ: "تو پھر تم اس سے ڈرتے کیوں نہیں (اور پھر بھی اس کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو؟)"

اس معانی کی اور کبھی بہت سی آیات ہیں دیکھئے سورہ ﴿المؤمنون: ۸۴-۸۹﴾، ﴿العنکبوت: ۶۱، ۶۳﴾، ﴿لقمان: ۹۵﴾، ﴿الرّوم: ۳۸﴾، ﴿الزخرف: ۸۷، ۹۰﴾ وغیرہ۔

لیکن اس کے اقرار نے ائمہ اسلام میں داخل نہیں کیا جب تک کہ وہ توحید کی دوسری اور امام قم پر ایمان نہ لائے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ﴿یوسف: ۱۰۶﴾

"ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہی رہتے ہیں"

پہلے ہے اور توحیدِ اللہ کا اقرار بعد میں ہے:

فَمَن يَكْفُرُ بِالظَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
لَا انْفَضَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعُ عَلِيهِمْ ॥ البقرة: ٥٦

"اس نے جو شخص طاغوت (اللہ تعالیٰ کے سادوسرے مجبودوں) کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لایا جو کبھی نہ توٹے گا اور اللہ تعالیٰ نے والا اور جانے والا ہے"

جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اقرار تو کرے مگر غیر اللہ کی عبادت کی نفعی نہ کرے تو وہ مشرک ہے اور جو اللہ تعالیٰ تک کی عبادت کا اقرار نہ کرے تو اس کا کافر ہونا تو وہ مشرک ہے۔

عبادت کا معنی اور اس کی اقسام

عبادت صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہی نہیں بلکہ عبادت ہر وہ قول، فعل و اعتقد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی، بدین ہوں یا قلبی، قولی و مالی جیسے رکوع، سجدہ، تعظیم قیام، دعا، فریاد، با فوق الاسباب مدد طلب کرنا، قسم کھانا، نذر و نیاز اور قربانی کرنا۔ ہمیں خالص اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرنی چاہیے اور اسی سے مدد طلب کرنی چاہیے:

إِيَّاكَ تَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ॥ الفاتحة: ٤

"ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تھجھے سے ہی مدد چاہتے ہیں"

اللہ تعالیٰ کو کسی مخلوق کے وسیلے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے برادرست پکارنا اور دعاء کرنی چاہیے

وَإِذَا سَأَلْتَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أَجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلَيَسْتَحِيُّوا لِي وَلَيُؤْمِنُوا بِي لَعْلَهُمْ يَرْشَدُونَ ॥ البقرة: ١٨٦

"جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں میں ان کی بھلائی کا باعث ہے"

مزید کیصیں ॥ سورہ غافر: ٦٠، جبکہ مشرکین کہا کرتے تھے کہ ہم گنگاہر ہیں اللہ

پس اگر (اس بحتی سے) اذان کی آواز آتی تو آپ حملہ نہ کرتے اور اگر آواز نہ آتی تو حملہ آور ہو جاتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو یہ اذان دیتے ہوئے سن "اللہ اکبر، اللہ اکبر" (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "علی الفطرة" (یہ تو فطرت پر ہے) (یعنی تو توحیدِ بویت) پھر آپ ﷺ نے اسے یہ پکارتے سن "أشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن لا إله إلا الله" (میں گوای ہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، میں گوای ہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "تو جہنم سے نکل آیا"۔ انہوں (صحابہ) نے اس کی طرف دیکھا تو وہ ایک بکریوں کا چور وابھاتا۔ (صحیح مسلم)

(580)

اور یہی کلمہ طیبہ ہے

اسلام میں داخل ہونا اسی توحیدِ البوہیت کے اقرار اور غیر اللہ کی عبادت کی نفعی پر موقوف ہے۔ "نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اسلام کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تملا اله الا الله محمد رسول الله کی گوای دو۔" (صحیح مسلم: 11)

لا اله الا الله کا صحیح معنی

لا اله الا الله کا صحیح معنی ہے "لامعبود بحق الا الله" (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں)۔

بعض لوگ اس کلمے کا معنی یہ لیتے ہیں کہ اللہ اکیلا خالق، مالک و رب ہے یا وہی حاکم اعلیٰ ہے وغیرہ حالانکہ یہ باطل یا ناقص معانی ہیں۔ کیونکہ توحیدِ بویت کا اقرار تو مشرکین کیا کرتے تھے ان سے جو توحید مطلوب تھی وہ توحید عبادت تھی، اور اللہ تعالیٰ کی حاکمت اس کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنا اور نظام چلانا بھی توحید عبادت اور اطاعت الہی میں شامل ہوتا ہے جو اس کلمے کو منفعت ہے مگر اس کا اساسی معنی یہ نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی ملک میں شرعی احکام جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا وغیرہ نافذ بھی کر دے لیکن وہ شرک کو دراو کھے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مزاروں کی عبادت کی جائے امنیاء ولیاء کو مدد کے لیے پکارا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

کلمہ طیبہ کے ارکان

اس کے دو ارکان ہیں:

"لا إله" میں نفعی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر معبود کی اور "إِلَّا الله" میں اقرار ہے صرف اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا۔ اور یہ دونوں ساتھ ہونا لازم ہے بلکہ غیر اللہ کی عبادت کی نفعی

اور اسے مخلوق کے مشاہد قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ کا سنتادیکھنا انسان کی طرح ہے اور دوسرا طرف بعض نے اللہ تعالیٰ کو پاک قرار دینے میں غلوسے کام لیا اور اسے صفات سے ہی عاری قرار دیا کہ وہ سنتادیکھنا نہیں ہے کیونکہ سنتادیکھتا تو انسان ہے اگر ہم اللہ کے لیے یہ مان لیں گے تو مخلوق سے مشاہدہ لازم آئے گی۔ جبکہ اہل سنت و اجماعات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتادیکھتا ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے مخلوق کی طرح نہیں مگر ہم ثابت کرتے ہیں کہ وہ دیکھتا سنتا ہے کیونکہ خود اس نے اور اس کے بنی اللہ نے اس کی خبر دی ہے۔ یا جیسے اللہ تعالیٰ کی صفت عالم الغیب ہوتا ہے اس میں نبی یا ولی کو شریک کرنا کہ وہ بھی عالم الغیب ہیں، یا اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک ہے۔

الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ﴿طه: ۵﴾

"وَرَحْنَ عَرْشَ پِرْ مَسْتَوِيٌّ وَبَلَدِنَّ ہے"

کچھ فرقوں نے اس کے حقیقی معنی کو پھیر کر کہا کہ اس سے بادشاہت یا غالب ہونا مراد ہے جبکہ کچھ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر اسی طرح بلند و مستوی ہے جیسے کوئی بادشاہ دنیا میں تخت پر برآ جان ہوتا ہے، اور بعض نے کہا اللہ تعالیٰ ذات کے اعتبار سے ہر جگہ دنیا میں تخت پر برآ جان ہوتا ہے، اور بعض نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بلند ہے جبکہ اہل سنت و اجماعات سلفیوں کا مفہوم برحق یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر بلند ہے جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے اور اس کا علم، قدرت، ساعت و بصرات ہر چیز کو اپنے احاطے میں لیے ہوئے ہے۔ جس میں نہ انکار ہے، نہ تشییہ اور نہ ہی بے جا تاویل کہ الفاظ کو ان کے حقیقی معنوں سے بلاوجہ پھیرا جائے۔

تعالیٰ تک براہ راست نہیں پہنچ سکتے اس لیے ہم ان انبیاء و اولیاء کو پکارتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارا ویلہ ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ دیکھیں سورہ **(یونس: ۱۸)**، **(الزمر: ۳)** وغیرہ۔

اور ضروری نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ کا شریک کیا جا رہا ہے وہ شجر و مجریا پتھر کے تراشے بت ہوں بلکہ ان کے علاوہ بھی انبیاء و اولیاء، جنات و فرشتوں وغیرہ کی بھی عبادات کی جاتی ہے اور وہ بھی شرک ہے۔ جیسا کہ نصاری سیدنا عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ کی عبادت کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا و شریک سمجھتے ہیں۔ اکثریت کو شرک کا علم نہیں جبکہ وہ انبیاء و اولیاء کی تعظیم کے نام پر انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور عبادات میں شریک کرتے ہیں اور شرک مغضبوں کی عبادت کو سمجھتے ہیں۔

توحید اسامہ صفات

اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں اور صفات میں بلاشبہ غیرے تھا تسلیم کرنا اور جو اساماء و صفات الہی قرآن کریم و احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں ان پر ایمان لانا، ان (اسماء و صفات) میں مخلوق میں سے کسی کو بھی شریک نہ کرنا، ان کا انکار کرنا، نہ اسے مخلوق کے ساتھ تشییہ دینا، نہ اس کی تمثیل بیان کرنا اور نہ ہی اسے اس کے اصل معنی سے پھیر کر مجازی معنی کی تاویل کرنا۔ یہ سلف صاحبین کا عقیدہ رہا ہے۔

توحید اسامہ و صفات کے تعلق سے اہل سنت و اجماعات کا عقیدہ و اصول جیسا کہ توحید الہیست بھی نبی اور اثبات پر قائم ہے کہ غیر اللہ سے عبادت کی نبی اور اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عبادت کا اقرار، اسی طرح سے اسامہ و صفات الہی کے پارے میں بھی یہ آیت اصول ہے:

لَيْسَ كَمِيلٌ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿الشوری: ۱۱﴾

"اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سخنے والا اور دیکھنے والا ہے"

اس میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مشاہدہ کی نبی ہے جبکہ ساتھ ہی اس کی صفت ساعت و بصرات کا اثبات ہے۔ اور یہی اہل سنت و اجماعات کا اعتدال پر مبنی عقیدہ ہے۔ جبکہ دیگر گراہ فرقوں میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کی صفات کو ثابت کرنے میں غلوسے کام لیا